99

Aga Fasahut ally
in Benares

Sotheby's Sale Feb. 1925

165 The Story of Moali, King of the Deccan, and other Indian stories. A Hindustani MS. written in Nasta'līq, in single column within coloured rules, on 43 leaves, with coloured sarlouh, and 14 full-page miniatures; *no scribe, but dated* 1251 A.H. = A.D. 1835; *leather binding*; *post* 4*to*; *rare*

99

N° 148

[illegible]

مالک این کتاب آغا فصاحت علی اگر کسی

شخص دعوا کند باطل گردد

قیمت عه

پسر اونکی اونکی پدر که پدر مهاراجه راجه نور الجنین

وزیر اعظم نواب ناصر الدوله بهادر کی تهی

فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

حکایت کہتی ہین کہ ہندوستان مین ایک بادشاہ معلی جاہ رہتا تہا
قضارا ایک روز کہین واسطی دل بہلانی کی بالاخانہ کی سقف پر سیر فرماتا ہوا
دیکہتا کیا ہی کہ ایک عورت شکیلہ اپنی گہر کی صحن مین بال سکہاتی کہڑی ہی
دفعتًا اوس سی انکہہ دوچار ہوئی وہین اوسنی بکمال عصمت اور حیا سی
دالان کی اندر جا چہپی اور چلون چہوڑ دی بادشاہ کی بہیجی ایک ماما پاندان

بی بی

لیئی ہوی کہڑی تہی اوس سی پوچہا کہ یہہ سرو خرامان کس باغ کا ہی
اوسنی عرض کی کہ یہہ نونہال فیروز کی منکوحہ ہی صورت کو
اوسکی دیکہہ یہہ مشتاق ہوگیا ∴ بن دیکہی اوسکی جینا اوسی شاق
ہوگیا ∴ وونہین نیچی اترا اور فیروز کو بولاکر ایک خط دیکر فرمایا کہ اسوقت یہہ خط
فلانی شہر کی صوبہ کتین اسی وقت پہنچا کر جلد جواب لی آ فیروز وہ خط لیکر
اپنی گہر ایا اور جلدی جلدی کہانا کہاکر روانہ ہوا لیکن وہ خط فراموشی سی گہر میں بہولا
بادشاہ بعد اوسکی جانیکی خود اکیلا فیروز کی گہر آیا دروازہ بند پایا پکارا کہ
ای گہر کی رہنی والو دروازہ کہولو عورت فیروز کی کہی کہ تم کون ہو کہ ایسی
اضطرابی سی پکارتی ہو بادشاہ نی کہا کہ مین صاحب تیری خاوند کا ہون

اپني عنايت خداوندي سي مانند نسيم سحري کي آ پهونچا هون جواب
دي که حق تعالي اسکا انجام خير کري لاکن ايسي هواي تند سي صورت
سرسبزي کي معلوم نهين هوتي هي ديکهي که آينده اونت کس پهلو بيتهي نچي يا
توتي اتهه کر دروازه کهولي اور دست بسته باادب روبرو کهري رهي بادشاه
نهايت کمال توجهي سي يهه شعر فرمايا **شعر** افلاک رياست کا مين
ايک ستارا هون ؛ جدن سي تجهي ديکها مجنون سا آوارا هون ؛
اس عشق کي چوسر مين تو ايک کهلاڑي هي ؛ نا تجربه کاري سي دل اپنا
مين هارا هون ؛ اوسني بات بانده عرض کري که يهه لونڈي قابل اس
گفتگو کي نهين هي که ديده و دانسته حضور پر نور کا سامنا باندهي مورچه ضعيف کا

کیا عرضہ کہ سلیمان کی سات ہم سری کری اور کاہ ریگ کی کیا
طاقت کہ کوہ اعظم سی دعوی برابری کا رکہی لقصیر معاف اب ہہ لونڈی
حضور سی ایک مسلہ پوچہتی ہی زبان مبارک سی ارشاد فرماوین اگر کتا
کسی ظروف خاکی کو مونہہ لگایا اور بفراغت تمام کہانا اوسمین کہایا ہو
پس خوردہ اوسکا حلال ہی یا حرام اگر شارع نی اس امر مین کچہ فتوا
حلیت کا یا حرمت کا لکہا ہو تو فرمائی تا لونڈی اوسی یاد رکہی اور توشہ
عاقبت جان کر عمل کری قبلہ عالم باندی اپنی اوستاد سی مکتب مین
چندی ابیات بالمشافہہ سنی تہی چنانچہ یاد ہی حکم ہو تو عرض کری یا
بادشاہ کہا کیا مضایقہ جو کچہ کہ سنا ہی بیان کر فی البدیہہ یہہ شعر تر ہی

شعر اس حسن عارضی کا دو روزہ بہار ہے ⁂ ہر گل کے سات دیکہیٔ
وابستہ خار ہے ⁂ نفس خبیث واقعی دشمن ہے جان کا ⁂ ظاہر مین اوسکو
دیکہو کیا غمگسار ہے ⁂ لازم ہے اوسکے سات رکہے جنگ رات دن ⁂
اس مدعی کے صلح کا کیا اعتبار ہے ⁂ شاہا بتون کی صورتین دل سے مٹائیٔ
جو بت پرست ہووے اوسے مار مار ہے ⁂ بادشاہ سنتے ہی اس گفتگو کے
نہایت محجوب اور شرمندہ ہوا اور بیتاب ہوکر پھر اجب دروازہ کے متصل
پہونچا فیروزہ اسکے خط لیجانیکے آتا تہا دوچار ہوا ہوش و حواس جاتے رہے
تہرا اوتہا پہر وہ خط لیکر روانہ ہوا اور کسی نہ پوچہا کہ ظل اللہ کے آنیکا کیا
موجب تہا بعد ایک ہفتہ کے جواب اوسکا حضور معلی مین الہ گذرانا بادشاہ نے

اوسی دو ہزار دینار سرخ انعام دلوا دیا اوسنی اوسی وقت زیور اور
پوشاک عمدہ بازار سی خرید کر عورت کتین دیا اور کہا ابتو یہہ زیور اور
لباس اپنی ماباپ کو اور ساری دوستون کو دیکہا اور وہین اوسی سسرال مین
روانہ کیا پہر وہ مہینی تک نہ آپ گیا نہ اوسی اپنی گہر بولا بہیجا ایک روز
اوسکی عورت کا برادر نوروز نام کہا کہ ای فیروز تونی اپنی عورت کی کیا
تقصیر دیکہی کہ مطلق امد و شد اپنی چہوڑ دی اور باگ الفت کی اوس سی
موڑ دی چل ابہی فریاد تیری حضور مین کرتا ہون اوسنی جواب دیا کہ
چلیی ابہی حاضر ہون جب درگاہ معلی مین بادشاہ کی جا پہونچی دیکہتی کیا
ہین کہ جہان پناہ اور قاضی صاحب اپسمین باتین کرتی ہوی بیٹہی ہین

اور اون عام دربار بہرا ہی نوروز کہا کہ ایسی قران السعدین کی وقت کی
قربان ہو جائی کیا واسطہ کہ شریعت پناہ بہی حاضر ہین خدا چاہی تو ابہی قضیہ
انفصال ہوگا نوروز نی کہا کہ ای شریعت پناہ بندہ جناب معلی مین مستغاثی
ہی از روی شریعت کی قضیہ انفصال کرین غلام نی ایک باغ نہایت
خوش قطعہ کہ جسکی اطراف وجوانب گچی دیوارین کہ آسمان سی باتین
کر رہین تہین مع ایک رنگین بنگلی کی اور حوض مربع کی اما تنا حوالی کی تہی
سو اس ظالم نی دیوارین توڑ دی اور پانی نہ دیکر ویسا تر و تازہ باغ سکہا دی
طرفہ یہہ ہی کہ یہہ مجہی کہتا ہی تیرا باغ واپس لی لیا اب مین اور کسی
تازہ نو لگا قاضی نی فیروز سی کہا کہ تو نی یہہ کیا ظلم اختیار کی خدا کی قسم تو

نہین

بہت خراب ہوگا اور اسکا جرمانہ تادم زیست دیکھیگا فیروز نے عرض
کی کہ میں اسکا باغ جو نگاتوں دیتا الله یہہ مجہہ غریب پر بہتان کرتا ہے نوروز
نے کہا اگر جھوٹ کہوں تو ابہی حکم تعذیر کا ہووے قاضی نے غصہ سے فیروز کو کہا
کہ یہہ تیرا مدعی کیا کہتا ہے مجہی تو تہوڑا اور اتا ہے خبردار اگر کچہ بہی سر مو خلاف ہو تو
ابہی حکم تعذیر کا ہوگا فیروز نے کہا اے قبلہ عالم غلام نے ایک روز اوسے باغمین
شیر دیکہا ہے اب کیا کہوں بدبختی سر چڑہی ہے کہ یہہ خواہش اوس باغکی کرون
اور اوسکی کیاریاں میں پانی باندہوں **بیت** کس طرح سے عالم دنیا میں
اوسکی خیر ہو ؛ جسکی گہر ایسا قوی ہیکل نہایت شیر ہو ؛ بادشاہ
مسند پر بیٹہا ہوا سنتا تہا اور دل میں ہنستا تہا بعدہ اسکے فیروز سے کہا

که خاطر جمع رکهه اور بفراغت تمام سیر کیا کر تیرا باغ تجهی مبارک هی واقعی
اندرنی وهتر ک شیر چلا آیا تها اور وهان ایک گای دوده کی پای سیر اوسکو کر
پهر اتحقیق وه باغ ویسا هی هی انشاالله تعالی پهر کبهو شیر نه آویگا یهه دونو
اداب بجا لای آی داعی اور مدعی شاد و خورم هو روانه هوی نه قاضی سمجها که یهه
قصه کیا تها نه اهل مجلس سمجهی کس بات پر انفصال هوا دانا اون پر یهه بات
معلوم هوی که جهان دو دانا ملتی هین نی دریافت خلقت کی آپس مین شیر و شکر
سا گهلتی هین خلاف اوسکی اگر دونو احمق هون تو مقدمه طول کهینچی اور
ایک دوسریکو کهیچی ف عقل سب چیز پر مقدم هی ۞ جس مین نو عقل وه
کمدم هی ۞ هی ثواب و عقاب عقل کی سات ۞ لفظ ایمان جس سی یا مقدم هی

حکایت

حکایت بصري مين کهتي هين که ايک شخص طرف چوک کي واسطي خريد
کرني اونت کي چلا ايک اوسکا آشنا اثناي راه بيتها تها کمال محبت سي
پوچها که اي مهربان کدهر اپني تشريف ليئي هوي جاتي هو جواب ديا واسطي
خريد کرني اونت کي از روي نصيحت کي کها صاحب ميري لفظ ان شاء الله کا
کهو که بغير ان شاء الله کهني کي کسي امر کا اراده کرنا خراب کرنا هي جيسا که
پيغمبر صلي الله عليه و آله وسلم کتين جناب الهي سي تاکيد اکيد پهونچي هي
چنانچه قرآن مجيد سي اس مقدمه مين آيت نازل هي اوسني کها مشفق ميري
قيمت اوسکي ميري جيب مين موجود هي اور اونت بازار مين اس صورت مين
کلمه شرطيه يعني ان شاء الله زبان سي کهنا حرف فضولي هي بلکه قريب نامعقول

بصري ني کها اب آپ مختار هو مين ني تو کلمة الخير گذارش کيا هون خواه
سنو يا نه سنو غرض وو شخص چوک مين جاتي هي اونت خريدا اور اوسکي
قيمت ديني کي واسطي جيب تتولا عيارون تو آگي هي چوک کي جاني کي کيسه
اوسکا کاتا تها افسوس کرتا هوا خالي هاتون گهر پهرا قضارا وه آشنا اوسي
مکان مين بيتها تها اوس سي پوچها کيون مهربان تم ني اونت نهين ليا آيا
اوسني غصه سي جواب ديا چورون ني ميري جيب کترا انشا الله اور
مين ني اونت نهين خريدا انشا الله افسوس مفلس ني يهه صورت پائي
انشا الله اور تجهي ٹهگني والي پر لعنت الله هي انشا الله **بيت** کها
هنسکر ميان تم لفظ انشا کيا سمجهي هو ۞ يهه هي آيات قرآني عبث مجهي اولجهتي هو

حکايت

عرض کی کہ ای قبلۂ عالم جو جو گانا بجانا غلاموں کو یاد تہا سب اوس کافر کو
سکہا دیا ڈہولک اور طنبورہ گلی میں باندہ چہوڑ دیا تا چاندنی چوک میں جا
کماوی آپ ہی کہاوی اور ہمین لا کہلاوی بادشاہ سنتے ہی اوس لطیفہ کی
خوش ہوکر اونکی تقصیر معاف کیا اور اوس ہاتی کی عیوض میں ایک جاگیر
انعام دیا **حکایت** ایکدن اکبر بادشاہ لڈر اور کیور کا گانا سنکر دو ترکی گہوڑے
انعام دیا اصطبل کی داروغہ نے دو گہوڑی ٹٹو ڈہی دیا ایسی ٹٹو ڈہی تہی کہ جنکی خفیہ
مانند کہر کی لگتی تہی انہوں نے وہ گہوڑی لیکر گہرائی اور کہنے لگی کہ کیا مضایقہ
کہ معقول داروغہ صاحب کی مہربانی ان شاء اللہ تعالی ہم سے کل ادا ہوگی
دوسری روز بادشاہ کہا کہ علی الصباح کل کی روز بارگاہ سلطانی میں

حاضر رہو اور میری سات چلو انہون نی عرض کی بسر و چشم ہم حاضر ہین دوسری

روز اون مسخرون نی اول نماز کی وقت ڈیوڑھی پر آ حاضر ہوی ایک بہای

اوسی گہوتری کی گلی مین بالو بہر کر لٹکا باندہا دوسرا ایک گولدہ پتہر کا چہیکی مین باندہ

لٹکایا اسی صورت سی منتظر برامد کی کہڑی تہی کہ حضور معلی نوجہ پر سوار ہو باہر نکلی

انہون نی مجری کیی بادشاہ دیکہتی ہی اونکو ہنس دیا اور فرمایا کہ ای مسخرو یہہ کیا

صورت نئی بنای ہو عرض کئی کہ ای قبلہ عالم داروغہ نی فکر معقول غلامون کی

غارت کرنی کی ٹہانی تہی پر حضور پر نور کی تصدق سی بچ گئی بادشاہ فرمایا کہ وہ

کیا ہی عرض کئی کہ دو گہوتری نوڈہی اور اوکہری ہوی ایسی دی کہ جنکی خصیہ

تحت الثری اسی ہی تر کر تجاوز کئی تہی غلامون نی نوجہ برابر ہونیکی واسطی یہہ

باتہ

حکایت ایک ہندوستانی فقیر کسی امیر اصفہانی کی دروازی پر جاکر
سوال کیا داتا میری کچہ خدا کی رہ مین دیجو اور اللہ کو اپنا قرض دار کیجو وہ امیر
اوسکا آواز سنا وہین اپنی ایک غلام کتین پکار آئی مبارک سے پی عنبر کو
بول کہ جوہر کتین کہی اور وہ یاقوت کتین اور یاقوت الماس کتین اور وہ
فیروز کتین اور وہ مرجان کی تین اور وہ زمرد کتین تا زمرد اوس فقیر کتین
کہی بارک اللہ یعنی برکت دیوی اللہ اسوقت تو کچہ حاضر نہین ہے
اگی سیر کہ جس وقت کہ وہ فقیر اوس امیر کا آواز پہچانا اور درجہ
درجہ غلامونکا نام سناتا تین اوٹھاکر طرف آسمان کی پکار ای میری مستجاب الدعوات
جبرئیل کتین فرماتا میکائیل کتین کہی اور وہ دردائیل کتین اور وہ کیفائیل کتین

اور وہ اسرافیل اور عزرائیل علیہ السلام کتین کہی کہ تا جلدی اسن بخیل کی

روح ناپاک کتین جسد نحس سی کہنچ کر اسفل السافلین مین داخل کری

بیت با وصف سلطنت کی جو دل سی بخیل ہو ؛ دوزخ ہی اوسکی رہنی سی

وین ثقیل ہو ؛ **حکایت** کہتی ہین کہ ایک پہلوان بنارس مین تیرانداز زور

اور نہایت قوی ہیکل کہ نام اوسکا ہر دل عزیز تہا نزدیک چوک کی رہتا تہا

حقیقت مین وہ شخص واقعی ہر دل عزیز تہا اتر سی تحیم تک مشہور تہا غواص

مین دریا کی اوستاد تہا اوسنی ایک روز اپنی دلمین سوچا کہ یہہ دنیا دو روزہ

ہی بجز نیکی کی کوئی چیز عاقبت مین نہین کام آویگی کچہ توشہ عاقبت کا لیتی

جائی یہہ اقتدار تہا کہ کسی کو کچہ بات سی دیوی یا دلاوی اوسنی یہہ تجویز کی

عالم ایک لاچاری سی دنیا کی ملاحون کی لجاجت کرتی اور کہتی ہین که خدا
کی واسطی ہمین کشتی مین سوار کرکی گنگا سی پار کردی ہم مین طاقت توی
کی نہین پیسه کہان سی دین وه ظالم صاف غلطی دیکر کہتی ہین که سوای دو
پیسه کی تمہین گنگا کی پار نکرینگی غرض اس کشمکش مین عالم ایک گرفتار
تہی اوس غواص نی دلمین سوچا که اگر ان لاچارون کو تو اپنی پیٹ پر سوار
کرکی گنگا کی پار کردی تو خدا تیرا بیڑا پل صراط کی پار کر دیگا اور عاقبت مین بہوت سا
ثواب ملیگا غرض اوسنی یہه منصوبه گانٹهه کر صبح سی شام تلک ہزارون غریب
غربا کو پار گنگا کی بفراغت تمام پہونچا دیا قضارا ایکروز کسی غریب طالب العلم کو
پیٹ پر اپنی سوار کرکی لیجاتا تہا که اوس کناری سی کسو نی پکارا که ای

مشفق میری ہر دل عزیز مجھی جانا دکھن کا بہت ضرور ہی اگر یار کرو تو زیادہ تین

حج اکبر سی ثواب ملیگا منطقی تو بہت مل رہنگی موسیقی والی کہان ملتی ہین

اور نجومی بھی ہزارون ماری ماری پہرتی ہین تمہنی نحوی بھی کہین دیکہا ہی

فدوی تو جان و دل سی ہی عاشق حسین کا ؛ ہمشیرہ زادہ خاص

ہی یہہ تان سین کا ؛ کب سی کہڑا ہی دیکہہ تیری انتظاری مین ؛ بادل

گرج رہا ہی مجھی ڈر ہی رین کا ؛ سنتی ہی اس رباعی کی پکار ای

مخلص میری کہڑی رہوا ہی دوڑا ہوا آتا ہون طالب العلم سی کہا السلام

علیکم اب یہہ بندہ رخصت ہوتا ہی اب تم اپنا مرنا جینا اگی دیکہہ لو بیت

اگر حیات ہی باقی تو کچہ ہراس نہین ؛ وگر ممات ہی واللہ کسی سی آس نہین ؛

اور کن

اوسنے کہا مشفق میری اس عاصی کو مطلق شناوری مین کچہ وقوف نہین
ہی یہہ کیا کرتی ہو کہ مجہی ایسے دریای عمیق مین ڈباتی ہو اور افسوس ایسی
مجہدہار مین چہوڑ دیتی ہو کہ مجہی قیامت مین بہی ایسے گرداب سی نکلنا
مشکل ہی برای خدا کنارا نزدیک ہی مجہی پہنچا دو اوس غواص بیمروت نے
جواب دیا چہ خوش میرا نام ہر دل عزیز ہی کیا مین اپنی نام پر کالک تمہارے
واسطی چڑہا دون **ابیات** تو مری تو میری بلا جانی ؛ کیا مجہی قدر ہی تو
برا مانی ؛ دہار تک لالکی تجکو پہنچادی ؛ اب نوشتہ تیرا خدا جانی ؛ دہار
مین غوطی کہا کہ تو مرجا ؛ تا شہادت کی کچہ مزا جانی ؛ علم تیرہ کر تو یہہ کیا
حاصل ؛ ابتدا اور نہ انتہا جانی ؛ کہو دیا عمر کلی جزئی مین ؛ عبد کو رب سی

تو جدا جانی ∴ صرف مین اپنی صرف کی اوقات ∴ ہووے اخفش تو کیا

خدا جانی ∴ کافیہ تیرہ تو ہو گیا مُلّا ∴ شرحِ سلّم تیری بلا جانی ∴ مجھے ہرگز

نہ کچھ شکایت تو ∴ کون قسمت کا یہہ لکھا جانی ∴ غرض اوسے وہان

چھوڑ کر طرف اوس قوّال کی پھرا اور اوسکا ہات لیا ہوا عین مجھ دیار مین

آ پہونچا تہا کہ اودہر سے ایک ہیوانی پکارا ے ہر دل عزیز آ تو میرا

دستگیر ہو ∴ جورِ فلک سے پہرتی ہی بندی اسیر ہو ∴ تو ایک نیکمرد ہے

اور محسنِ زمان ∴ اِس عاجزہ کی عرض اگرچہ پذیر ہو ∴ جواب دیا کہ ٹہ

رہو جانا ابہی دور ہوا آتا ہون آدر تہین اِس دریا سے پار لیجاتا ہون قوّال

سے کہا اب تو سارنگ گایا کر مین نت گاتا ہون اور اوس مسافر

بیسوا کو ابھی لیا ہوا آتا ہون اوسنے کہا قبلہ میری یہہ کیا کہتی ہو وبار
مین مجکو چھوڑ جاتی ہو ∴ ہای دریا مین کیون ڈباتی ہو ∴ شیفتۂ علم موسیقی کو
تم بیچ گنگا کی بہور جاتی ہو ∴ جواب دیا کہ مین کچھ تیری جان کا ضامن
نہین ہون تجھی یہان تلک واسطی اللہ کی لیا ہو پہنچا دیا آیندہ جیسا تیرا مقدر ہو گا
ویسا ہی ہوگا غرض یہہ قوال اور وہ طالب العلم دونو غوطی کہاتی ہوی مولای
مشکل کشا کو پکارتی ہوی بہتی تہی اور یہہ مطلع پڑہتی تہی یا شیر حق
غلامون کو اپنی بچائی ∴ موجون کی کشمکش سی ہین آ پھنسائی ∴
افضال الہی سی ایک تیری پتہر پر جا بیٹھی اور ایک دوگانہ شکر کا ادا کیئ
ویسی مین اوس ظالم نی بیسوا کو لیا ہوا نزدیک اوس لہر کی آ پہنچا تھا یک

اوس کنارے سے درویش نے للکارا ع عزیز مصر محبت ادہر

کرم کیجو ؛ تم اس مریض پہ آیت شفائی دم کیجو ؛ بہت دنون سے یہہ

درویش ہے پریشان حال ؛ خدا کے واسطے اگر ملال کم کیجو ؛ سنتے ہی

اوس آواز کے پکارا اوتا میری کہڑی رہو بندہ ابہی خدمت شریف مین

حاضر ہوتا ہے اور آپ کو بفراغت تمام اس دریا سے پار کرتا ہے یون آسے

کہا اب تو ہی ساتہہ اون دو شخصون کے بہتر جالے تا نقش مثلث کا

پورا بیٹہے اور اصلا کہٹکا کسے کا اونمین نرہے مین چار یاری درویش کو لی آتا

ہون ع یہہ مثلث اگر رباعی ہو ؛ واقعی مجکو بادشاہی ہو ؛ یا ورے

سے اگر مخمس ہون ؛ دین و دنیا سے لے ریائی ہو ؛ بہ سوالی کہنے لگے

نالکی کو

ناکس کو بیکس نکرو مجہی شناوری سیے کیا سروکار ہی او سینے یہہ مطلع کہا
نظم حامی تیری سو جان کا پروردگار ہی ⁖ بیترا تیرا ایک آنمین دریا سی پار
ہی ⁖ کہنی لگی پکار کی کرتی ہو کیا میان ⁖ ساحل یہان سی دور ہی موجون تنگی
مار ہی ⁖ اس کشمکش مین لہر کی جاتی ہو تم کہان ⁖ مانند زلف حال میرا
تار تار ہی ⁖ چہاتی میری تو پہٹ گئی ٹکر سے موج کی ⁖ کہتی ہو تم زبان سے
خدا تیرا یار ہی ⁖ بہر خدا نہ کیجو تم اس طور کا سلوک ⁖ جب خضر رہ بہلدوے
تو کیا اعتبار ہی ⁖ بولا ای خام پارہ تو خاموش کر زبان ⁖ تجہ سے زیادہ شہر مین
کئی گلعذار ہی ⁖ تو مر گئی تو پشم مین سمجہا اگہر گئی ⁖ شام و سحر زنا سے تجہی
کار و بار ہی ⁖ بولی وہ الفت آپکی اگلی کدہر گئی ⁖ اب پچہلی بات کیا کہون

نوک کنار هی ⁂ مشتق میری کس احمق نی اسکا نام اخلدق رکہا هی اور کس

بتهروي ني تمين يهه سكهايا هي كه ايك عالم كو دريا مين محبت سي ليجاتي هو اور

مج دهار مين اونكو چهوڑ كر آتي هو اور ظاهر مين اپني كو تم ايك اهل الله كهلاتي هو

خاك تري تمهاري ايسي اهل اللهي پر بهلا يهه تو كهو كه سلسله تمهاري بزرگونكا

مرواني هي يا بوسفياني هي ه زبان سي بوليو صاحب اسكا نام احسان

هي ⁂ هر ايك ادني و اعلى سي مروت اپني يكسان هي ⁂ مين سمجهي قابض

ارواح كي تم ايك نايب هو ⁂ توجه بس كرو اپني كه جس سي خلق گريان

هي ⁂ اوس ظالم ني غصه سي غوطه ديكر واسطي لذني درويش كي تير تا چلا يهه

غريب غوطي پر غوطه كهاتي تهي اور يهه مطلع گاتي تهي ريخته آه مين كس سي

لكهون

کہون لہر ڈوباتی ہی مجہی ∴ جون بہاتی ہی اوسی طرح اوٹہاتی ہی مجہی ∴ ہای
کوفی نی دیا زہر کتین شکر مین ∴ موت ہیتی ہوئی باتون سی بولاتی ہی
مجہی ∴ جب وہ اسی سکرات مین نزدیک اوس پتہر کی جا پہونچی تو ال
اپنی پگڑی سر سی پہینکا اور کہا ای خانہ خراب اسی پگڑی ہوی چلی آ خدا
چاہی تو تو بہی بچی اور اس مخمصی سی رہائی پاوی غرض وہ بہی افضال الہی سی
پتہر پر جا بیٹہی درویش نی یہہ حالت اوسکی دیکہہ اوس موذی سی پوچہا
داتا میری یہہ تینو خانہ خراب کس لئی پانی مین مانند حباب کی اپنا گہر باندہی
ہین کیسی احمق ہین کہ اپنی اپچ مین ملہار گاتی ہین بدبختون نی گنگا کو کیا
خالہ کا گہر سمجہا ہی اسنی جواب دیا مولد میری تئین دنیا سی کیا کام اپنی

سائین کو گہت مین یاد کرو وہ نت گاتی ہوی بہتی ہین اور تم جلدی سے
میری سات چلو اگر ایسے عرصے مین کوئی مسافر منزل کا مارا ہوا آوی تو حضرت
ہہی مانند چار عناصر کی اونکی ساتہہ رہو گی درویش کہا بابا میری خیر فقیر ایسے
نیکی سے درگذرا ہو ویسے ویکہنی کہلی کی کشتی پر سوار ہو گا **ابیات** تو نی کیا کیا یہہ
ہمین جتاتا ہی ؛ ایک عالم کتین ڈباتا ہی ؛ حرص نی اونکی تین خراب
کیا ؛ زندگانی سے تو اوتہاتا ہی ؛ ہووی احمق سو تیری ہیٹ جتری ؛ لہر ہین
صاف چہوڑاتا ہی ؛ آج سے ایسے فعل پہر مت کر ؛ کوئی ہزیدی تجہی سکہاتا
ہی ؛ ملاحون نی ہر چار طرف سے کشتیان لی دوڑین اور اون آفت
زدونکو سوار کروا کر اوس ظالم کو نصیحت کین خبردار کہ اگر تو پہر ایسے حرکت کری تو

بوجہ احسن ہم تعذیر کرینکی اور بعد اوسکی ابدا ابد تک طوق زنجیر

جسکا احمق رفیق ہوتا ہی ؛ واقعی وہ غریق ہوتا ہی ؛ ساتھہ دانا کی جو کہ

انست ؛ تا ابد وہ شفیق ہوتا ہی ؛ حکایت کہتی ہین کہ ایک ہندی مدت سے

ارزو بیاہ کی رکہتا تہا اور ہمیشہ خدا سے یہہ دعا مانگتا تہا کہ ای پروردگار میری

تو اپنی فضل و عنایت سے مجہی عورت شکیلہ مرحمت فرما القصہ کسی دلالہ نی

خبر دی کہ فلانی کشمیری کی لڑکی نہایت حسین اور صاحب علم ہی سوای

اشعار اور مضامین کی کوی حرف نہ کہتی ہی زہی قسمت کہ جسی وہ بریا

ہات اویگی ؛ طاقت نہین ہی اوس سی کوی ہمسری کری ؛

نور جبین قمر سی بہی کچہ برتری کری ؛ دیکہی اگر جو حور رشک اوسکی خواب مین ؛

مانند لونڈیون کی بدل جاکری کری ؛ اوس ہندی نی سنتی ہی اوس تعریف

کی مجنون سا سودائی بن گیا اور دلمین کہا صدقی جائی اوس عالی قسمت کے

کہ جب ایسی دلہن ہات لگی مان بہنون سی کہا کہ ابہی رسم شکر خوری کا

کرو اور رشتہ محبت کا مستحکم باندہو ماموں اوسکا بہوت دانا تہا سنتی ہی

کہا خبردار ایسا کام نہ کیجو کہ تمام اپنی خاندان کو کالک لگی ای نی شعور عالمگیر

بادشاہ جس ملک کی لوگون سی باوصف اس سلطنت معلی کی پناہ مانگتا تہا

تیری کیا بساط کہ ویسی علامہ کا سامنا باندہی اگر خدانخواستہ اوس سی

ہم بستر ہوگا تو خدا کی قسم کبہو سرسبز نہ ہوگا اوسنی اصلا نصیحت اوسکی نہ مانا

مثل مشہور **بیت** چہاتی پہ گر پہار بہی ہووی تو ٹل سکی ؛ مشکل ہی جیسی

نہین

بہتی سو جیسی نکل سکی ∴ غرض اوس ناکردہ کارنی اوسی عرصہ مین
ہاتون ہات بیاہ کیا اور اپنی گہر اوسی لی آیا **نظم** صورت کو اوسکی دیکہہ
کرفتار ہو گیا ∴ قربان اوسکی زلف پر بہار ہو گیا ∴ ایسا دیوانہ ہو رہا اوس
گلعذار کا ∴ مذکور جسکا کوچہ و بازار ہو گیا ∴ نشتر سی صبح و شام وہ جادو
نگاہ کی ∴ مجنون کی طرح عشق مین سرشار ہو گیا ∴ پروانہ وار شمع
قربان ہو بدل ∴ سب خویش و آشنا سی وہ بیزار ہو گیا ∴ ہمشیرہ اور والدہ
بولین اوسی پکار ∴ بیٹا تو اوسکا جیسی خریدار ہو گیا ∴ بولد خدا کی واسطی
تقصیر ہو معاف ∴ دلہن کو دیکہہ مین تو گرفتار ہو گیا ∴ ہمشیرہ بولی والدہ
اب گہر کی تین چلو ∴ بیٹا تمہارا آج سی مختار ہو گیا ∴ انجام اوسکا خیر ہو تم

ماںگنیو دعا ؛ بیٹا تو اُسکی رات مین تیار ہو گیا ؛ غرض اون دونون کی
عشق کی حقیقت لکہنی سے باہر ہی اور سینے سے اس رباعی کی ظاہر ہے
غرض بہار مین وہ رات اوس کے گذرتی تہی ؛ یہہ شتا جیہانون سے دولیکی
نت چمکتے تہی ؛ اگر وہ دولہ کے وقت سورہی ہنجود ؛ بزنگ شعلہ سیماب
یہہ تڑپتے تہی ؛ اوسی ہفتے عشرہ مین صورت حمل کی ٹہری تہی فی الحقیقة
یہن پیش از شادی کی اوسی تین مہینے کا حمل ٹہرا تہا اکدن اپنی دولہ کی
بہن سے شرماتی تہی پوچہی پنہان جان اس ملک کی ہوا بہوت
غلیظ ہی باعتبار ہماری ملک کی سبحان اللہ ہوا کشمیر کی کیا لطیف و نفیس ہے
کہ اصلا ثقالت کتین جسم مین سر مو راہ نہین دیتی ہی بہلا یہہ تو کہو کہ اس ملک کے

بزن

عورتیں کتنی مہینے میں تولد پاتی ہیں ہنسکر کہی خدا گواہ ہی کہ تو سوائی میں

میری ملک کی رعیت کی ہرچند تمہاری ملک کا رسم نکر و نگی مولد میرا

ہمیشہ آباد کشمیر کہی وہانکا رسم تولد کا امیر سی فقیر تک چھہ مہینے پر مقرر ہی

ایکی تو موافق میری ملک کی رسم کی تولد پاوینگی بعدہ خدا مختار ہی جو چاہے

سو کری کس میں طاقت نہیں ہی کہ نو مہینے تک ایک نقارہ خواہ مخواہ رو برو لئے

ہوے پہری اوسنے سنتے ہی بہت ہنسے اور اپنی برادر سی کہی کہ دشمن

تیری نہایت سادہ دل اور جاہل محض ہی اور کمال نے شعوری سے کہتی ہی کہ میں

چھہ مہینے کو تولد پاوینگی ہندیا ہسن تیرا اور یہہ شعر حسب حال اوسکی کہا

نہ اوسکو کچھہ ہی خبر دین کی نہ دنیا کی ∴ ہوس ہی دل میں اوسے بلبل اور آ

مینا کی ∴ خدا کی واسطی مت بولو بہولی بہالی کو ∴ مجھی تو خوش نظر آتی ہی

بات جانان کی ∴ القصہ بعد چند مہینی کی تمر کا تولد پایا ہندی کی ہوش جاتی رہی

کہنی لگا ہاہی ری یہہ مادر چود کدہر سی پیدا ہوا ہماری بزرگونکا نام کافرنی ڈبایا

بہت سر پٹکا اور جنگلی جنگل بہاگا پر کچہ فایدہ نہوا آخر سب چہوٹی بڑی قبایل کی

لاچار ہوکر اوس شتاب سی پوچہی تو نی کیون ہتہی بیتہا ہم سب کو بدنام کیا جس ولد الحرام

کا یہہ نطفہ ہی اوسکی گہر جا وہی کافر قرعہ پہینک کر نام اوسکا رکہیگا اور تادم زیست

پرورش اوسکی کریگا ہمین کیون بدنام کرتی ہی اوس علامہ نی کہا ای جاہلو

تمہین بہی کچہ وقوف ہی کسی ملا سی جا پوچہو کہ شارع نی اس امر مین کیا فتوا

لکہا ہی اگر کچہ تہوڑا بہی علم مسایل مین راہ ہو تو مین اوسکا فتوا کہتی ہون شنو اور

حوصلہ پیدا کرو اکثر مدت حمل دو برس ہین اور اوسط نو مہینی ہین اور اقل مدت
حمل چھہ مہینی اگر ہر ہر سر مو سی شکر میری مولد کا کرون تو ہو سکی جسنی میری
کم فہمی اور صغر سن پر ترحم کر کر اقل مدت حمل عنایت فرمایا اور چھہ مہینی مین تیار کر
مرحمت کیا تم اوس نعمت کو اپنی حوصلہ گی سے اور نادانی سے خیال فاسد
باندہا ہی اور ایک تہمت عظیم نبی شاہدونکی اوٹہایا ہی کہین ایسا نہ کیجو کہ عدالتگاہ
مین شریعت پناہ کی تمہاری جہہری دہوان دہار ہو اور سب کہنی کا کہنا تمہارا
ندی کی یار خصم اوسکا تین طلاق دیا اور اسی مضمون مین یہہ شعر تہا
شاہد رہوا ای صاجو اسکو طلاق ہی ؛ مجکو تو ایسی رنڈی سی یار و نفاق
ہی ؛ کسطرح دیکہون انکہون سی ہین اس جہاں کو ؛ جس کو سحر سی شام

بلکه جنت و طاق هی ؛ مجبور ستی هی اس ابیات کی کهی ای مسخری بی مهر

معین کی بهیک دی نهین تو دار العدالت مین چل اخر اوس خندی ای گهر اور

اپنی زندگانی بیچ کر مهر ادا کیا اور یهه شعر کهتا چلا ؎ هائی کشمیر کیا خراب کیا

دل کتین اگ دی کباب کیا ؛ ننگ و ناموس او دهر گهر بهی لیا ؛ الی قحبه سی

فیض یاب کیا ؛ القصه بعد اوس رسوائی کی ماری یا شرم اور حجاب کی جلا وطن

هو کر بهو کا پیاسا پیاده کعبه الله کی راه لی اور هر یک جهاڑ بهاڑ سی مخاطب هو کهتا

قطعه ای خار بیابان نکر و مجه قدم بوس ؛ یهه آبله کا میری بهوتی نه نکل جائی

کشمیر کا آفت زده جو آوی لگا حج کو ؛ عرفات نه پهونچی هی تلک جان نکل جائی

بازار مین دیکهتی احرام وه توڑی ؛ پروانه کی مانند وه اک آن مین جل جائی

معلوم هوتا

یہہ ہند کا حاجی ہی بہت حول کا مارا ؛ کعبہ کی بہی دیکہی سی نہ دل اوسکا سنبہل
جای ؛ کس طرح کری یہہ حجر اسود کی زیارت ؛ گر زلف سیہ یاد کری صاف
بہہل جای ؛ محراب کو کعبہ کی نہ نظروں سی بچہاوی ؛ ہی ابروی تشبیہ تن کہین
دل نہ بدل جای ؛ حجاج لگی کہنی اسی جلد لگا لو ؛ کہدو اسی کشمیر کتین یا سی نہ
لگل جای ؛ لازم ہی محب کو رہی محبوب کی گہر مین ؛ یہہ جای ادب ہی
کہو اس شخص کو تن جای ؛ حکایت تواریخ عزنی مین یون لکہا ہی کہ نوشیروان
عادل کی ایام حکومت مین ایک غریب رہتا تہا اور اوقات بسر ایپنی
محنت اور کسب پر رکہتا تہا باوصف اس محنت و مشقت کی ابرو طلب تہا
ایک ناکدخدا اوسکی چچا کی بیتی نہایت شکیلہ اور صاحب عصمت اوسکی

گہر مین رہتی تہی آبرو کی لیی تو دن کو چرخہ کاتتی یا کسیکا کپڑا مزدوری سے سیا کرتی

اور راتکو ہمیشہ ہمسایونکی ساتہ جاکر پانی لی آتی اپنی صورت کسی نامحرم کو نہ

دیکہاتی قضارا ایکرات کہین نوشیروان کا بہا نجادور سے دیکہا دل سے اوسکا

عاشق ہو ہی گیا اوسکی اگر گہر دیکہا اور اپنی زور سلطنت سے سرمو اندیشہ

نکیا اور بلا تحاشا اوسکی گہر کی اندر جلد آیا یہہ عاصیہ دہشت سے آبرو کی کافور

ہو گئی دوسری روز سے بعد پہر رات کی ہر روز اپنا معمول باندہا لیکن عفیفہ

اپنا گہر چہوڑ کر ہمسایہ مین جا رہتی دوسری روز بہائی سے کہی اگر غیرت منظور ہو

تو اِس بستی کو آگ دو اور جلد وطن ہو چلو مین سو یہان نہ ہونگی اوسکی

بہائی نی کہا اگر کہین یہہ شہر چہوڑونگا ابہی تو نوشیروان عادل جیتا ہی دربدر

اور

اور خاک بسر کس واسطی ہووین خدا چاہی تو عنقریب سزای معقول ظالم پاویگا
یہہ کہکر اوسیوقت وہ غریب کسرای کی حضور جا عرض کی اوسنی سنکر کہا
خاطر جمع رکہہ اگر وہ ظالم پہر آوی تو مجہی اطلاع کر خدا چاہی تو پہر خلش اوسکی نہ
رہیگی انگشتری یاقوت کی اونگلی سی نکالدی اور زبان سی فرمایا
یہہ نشانی دربان کو دکہا اور بلا تامل میری نزدیک جلد آ کوی تیرا مانع اور
مزاحم نہوگا اوسنی خوشی سی اپنی گہر جلد آیا بعد تین روز کی وہ ظالم موافق
معمول قدیم کی گہر مین اوس غریب کی آ بیٹہا اوسنی نوشیروان کی حضور
جا پہونچا کیا دیکہا کہ بادشاہ عادل ستون کی تین تکیہ لگایا ہوا بیٹہا ہی اور آگی
اوسکی شمع کافوری دہرا ہوا اس شخص نی مودب ہو عرض کی کہ وہ غایب قریب خراب

پہر آکر گہر مین بیتہا ہی سنتی ہی نوشیروان تروار لی اوتہا اور اوسی کہا کہ
تو یہہ شمع لیا ہوا اگی چل اوسنی بموجب احکام کی شمع لیا ہوا جاتا تہا بارے تہوری
عرصہ مین اپنی گہر کی دروازہ مین آیا اور عرض کی کہ وہ بدبخت گہر مین بیتہا ہی
نوشیروان کہا اب شمع خاموش کر اور اگی چل کر للکار کہ ظالم خبردار ہو اوسنی
للکار اسنتی ہی اوس آوازکی وو بدبخت سراسیمہ ہوکر گہر سی باہر نکلا اور ہوش و
حواس بہولا نوشیروان اگی بڑہ کر اوس تاریکی مین ایک ایسی شمشیر ماری
کہ سر اوسکا تن سی جدا ہوگیا بادشاہ اوس شخص سی کہا کہ اب شمع روشن
کر جب شمع روشن ہوا اور سر مقتول کا دہر سی جدا ہوا نظر پڑا بہت رویا
اور کہا الحمد للہ اب حق عدل کا ادا ہوا جو ہوا سو بجا ہوا بعدہ اوس غریب کو فرمایا کہ

20

اگر کچھ کہانیکی چیز حاضر ہو تو لی آ او سنے دو نان جوار اور کچھ تہوڑی سے پیاز گذرانا

نوشیروان کچھ تہوڑا سا کہایا کہ پانی پیا اور ارادہ اپنی دار الخلافت مین جانیکا

کیا اوس شخص نی عرض کی کہ ای قبلہ عالم غلام پر اوسکا عقدہ کچھ نہ کہلا سبب

شمع کی بوجانیکا اور مقتول کو دیکھہ رو دینیکا اور نان خشک مجہہ مفلس کے گہر مین ہی

کہانیکا معلوم نہ ہوا اگر زبان مبارک سے فرماوین تو عین بندہ نوازی ہی والد

جیسے مرضی نوشیروان کہا جس روز کہ تو مجہی مستغاثی ہوا مین نی اوسی وقت

معلوم کی کہ شرارت اور بدذاتی سیوای میری اقارب کی کسی سے نہوگی اور

کسیکا کیا مقدور کہ ایسے بداعتدالی میری وقت کہری اور سبب شمع کی خاموش

کرنیکا یہہ تہا کہ اگر کوی میرا بیٹا یا بہانجا یا بہتیجا یا اور کوی قرابت قریبہ ہو میری

هات سی دیده و دانسته مار انجاوی اور محبت جگر کی مانع هوئی تو خدا کو کیا جواب

دیونگا اگرچه خدا تو منتقم حقیقی هی کہ کسی نهج اوسکا بدله نهین رهیگا پر مین

اوسکی سبب سی دین اور دنیا مین عذاب مین گرفتار هور هونگا اور سبب

رونیکا یه تها که وه بدبخت میرا ایک همشیره زاده تها جسکا سر جدا هو گیا

اب همشیره کو کس عنوان سی تشفی کرون اس لئی نی اختیار انکهون سی

آنسو نکل پڑی اور مین خدا سی عهد کیا تها جب تلک که ظالم کی تئین سزا

نه پهونچی کهانا نه کهاون ای غریب راقم تقدیر نی جیسا لکها ویسا کیا سوای

شکر و ثنا کی کچه نکهنا چاهی اب دوسری حاجت کیا هی سو قبول که ابهی وفا

کرون اوسنی هات باندهکر عرض کیا که الله تعالی حضور کی عمر و دولت زیاده

کری

کري ـه هزار شکر يهه مظلوم داد کو پهونچا ⁂ تمهاري عدل سے
اپني مراد کو پهونچا ⁂ جزاي عدل خدا ديوي آپ کو شاها ⁂ سزاي جرم
تو اوس بدنهاد کو پهونچا ⁂ بعد اوسکي نوشيروان عادل اپني گهر تشريف
لي گيا ـه اسي سبب سے تو وه عادلِ زمانه هوا ⁂ شيون عدل مين
کهتي هين کيا يگانه هوا ⁂ رسوم عدل عجب زيب ديوي شاها کو ⁂ بلکه
بيت
تير کا ظالم سے نشانه هوا ⁂ حکايت ايکدن لدرتکپور بادشاه کي حضور بها
لطف سے گائي بادشاه ني ريجهه کر ايک هاتي ديا ايک برس کي بعد اون
دونو بهائيون ني کها که چلو هاتي کا خوراک ديکهين که کسقدر کهاتا هي غرض انکي
وقت جا بيتهي اور اوسکا چاره اوترا نا ديکهه کر نهايت حيران اور پريشان هوے

اوسمین کہنی لگی کہ سبحان اللہ بادشاہ نی ہماری پیچہی بلدی سخت لگادی
نہ بیچ سکین نہ کسیکی تین فی سبیل اللہ دین اگر یہہ بلد اور چند روز رہی
تو اوسکی کہانیکی آگی ہمارا گانا اور بجانا سب خاک مین ملیگا اوسمین یہہ
تجویز کر دیدہ و دانستہ ایک ڈہولک اور طنبورا اوسکی گلی مین باندہ دیا
اور زنجیرین اوسکی کہول شہر مین چہوڑا اوس ہاتی نی بازار مین دہوم کیا
غلہ اور ترکاری غارت کیا شہریون نی اوسکی فریاد بادشاہ سی بالمشافہہ
عرض کی بادشاہ فرمایا دیکہو تو کسکا ہاتی ہی کسی نی عرض کیا کہ وہ ہاتی الدّر اور
کنبور کا ہی حکم کیا کہ اونہین بلواو کہتی ہی وہ حضور مین آ حاضر ہوئی بادشاہ
نی برہم ہوکر فرمایا کیون نی تمنی کیون ہاتی کو چہوڑ دیا اونہون نی ہات باندہ

تجویز باندہا اس لطیفہ سے بادشاہ داروغہ پر برہم ہو خدمت سے معزول کیا
اور اونکو دو گہوڑے پہر اوسکے عوض مین معہ ساز عنایت فرمایا **حکایت**
قاضی خورد کے راویان ماسلف سے اسطرح سماعت مین آیا ہے کہ حضرت ظل اللہ
اکبر بادشاہ کے وقت مین دو قوال مصاحب حضور پر نور کے ایک کا نام للدر اور
دوسری کا نام کپور شب و روز درگاہ معلی مین حاضر رہتے تھے اور سوای چہل اور
تفنن کی کوئی بات نہتی بادشاہ اونکا ناز بہوت اوٹہاتا تہا اور وہ حضور سے بہوت
بیحجاب تہے مبلغ ہای خطیر حضور مبارک سے انعام لیجاتے خود کہاتے اور غیرونکو
کہلاتے ع محفل مین بادشہ کی ہر نگ چراغ تہی : قسمت پر اپنی
شام و سحر باغ باغ تہی : قضارا اوس شہر کے قاضی کی بہی حویلی اونکی

حویلی کی متصل ایک دیوار کی تہی کہین شریعت پناہ نی ایک بنگلہ سہ منزلہ
اوس پر تازہ باندہا تہا کہ بلندی جسکی آسمان سیی باتین کرتی تہی الدکن
شریعت پناہ کبہو اوس مکان عالی شان پر تشریف فرماتی تہی پایین قصر رہا
کرتی اور شب و روز کتابین مسایل فقہ کی مطالعہ کیا کرتی اور ہمیشہ راتون کو
دعا اللہم اغفرنی کی باواز بلند پڑہتی اور بہوت سوز و گداز سیی روتی چنانچہ
ہمسایہ والون نی سنکر کہتی کہ ہزاران شکر کہ ایسا ہمسایہ نیک بخت اللہ تعالی
ہر کسیکو نصیب کری ایک بوتہ تا مسخرا قوال اونمین سیی کہا کہ ای احمقو یہ
قاضی صاحب قبلہ بہت دور ہین اور علم منطق سیی معمور تہین ایسیی بزرگون کی
مزاج کی دریافت سیی کیا وقوف خبردار تا دم زیست ادب سیی رہو اور قدم

ایسا آگی نہ ٹہرا ہو خدا کری کہ اس ہمسایہ کا انجام نیک ہو دیکھی کہ آینده یہہ غنچہ
کیا گل پیدا کرتا ہی

القصہ یکروز کہین حضرت شریعت پناہ اوس مکلبہ ستہ منزلہ پر واسطی دل بہلانی
کی آور تجویز مین کسی مسئلہ مشکل کی جا بیٹھی

قدرت

عورت کپور کی نہایت شکیلہ اور صاحب عصمت و حیا تھی اکثر اوقات
اوسی اپنی حویلی کی صحن مین مانند کبک دری کی خرامان بندین کھلی ہوئی اور
زلفین اولجھی ہوئی پھرتی اور کسی کبت یا دوہرے مین سر بھرتی دفعتاً شریعت پناہ
کی نگاہ اوسپر جا پڑی تقوی جاتا رہا اور زہد ٹھکانے لگا **ابیات** تیر نگاہ قاضی
کی انکھون مین گڑ گیا ؞ دل سے نکل و صاف جگر سے بھی تر گیا ؞ قاضی کہا
ان انکھون کی قربان جائیے ؞ چلہ کشون پہ ہای ری کیا تیر چٹ گیا ؞ لیکن
اوس مہ پارہ عصمت کو یہہ بی پردگی خوش نہ آئی دل مین سوچی کہ یہہ کیا
حرکت نامعقول اس متشرع سے سرزد ہوئی بی اختیار حیا سے دالان مین
جا چھپی اور اوسکی چلونین چھوڑ دی بلکہ مغرب تک باہر نہ نکلی اور یہہ بی تین

مکرر تیرتی تهی **ابیات** واه جب قاضی کا یهه احوال هو ؛ واقعی دیلی ایسی

پایمال هو ؛ های کسینی اوسکو یهه خدمت دیی ؛ تیر کا انکهون مین اوسکی

بهال هو ؛ دیکهه لی وه نلی حجابی مین مجهی ؛ دیکهیی کیا عاقبت کا حال هو ؛

واجب التعذیر تو یهه هو چکا ؛ چاهیی اوسکو سزا فی الحال هو ؛ جب حضور

سی لدّر اور کیور اپنی گهر ائی اوسنی احوال شریعت پناه کا کها حقیقة کهی اون

مسخرون نی سنتی هی بهت هنسا اور یهه کها ع یا ور سی

قسمت کی کیا بن ائی هی ؛ شمع کی انکهون مین جربی

چهائی هی ؛ خود بخود جو صید اوی دام مین ؛ کیون نه اوسکو

بهون کر اب کهائی هی ؛

جابی بعوض

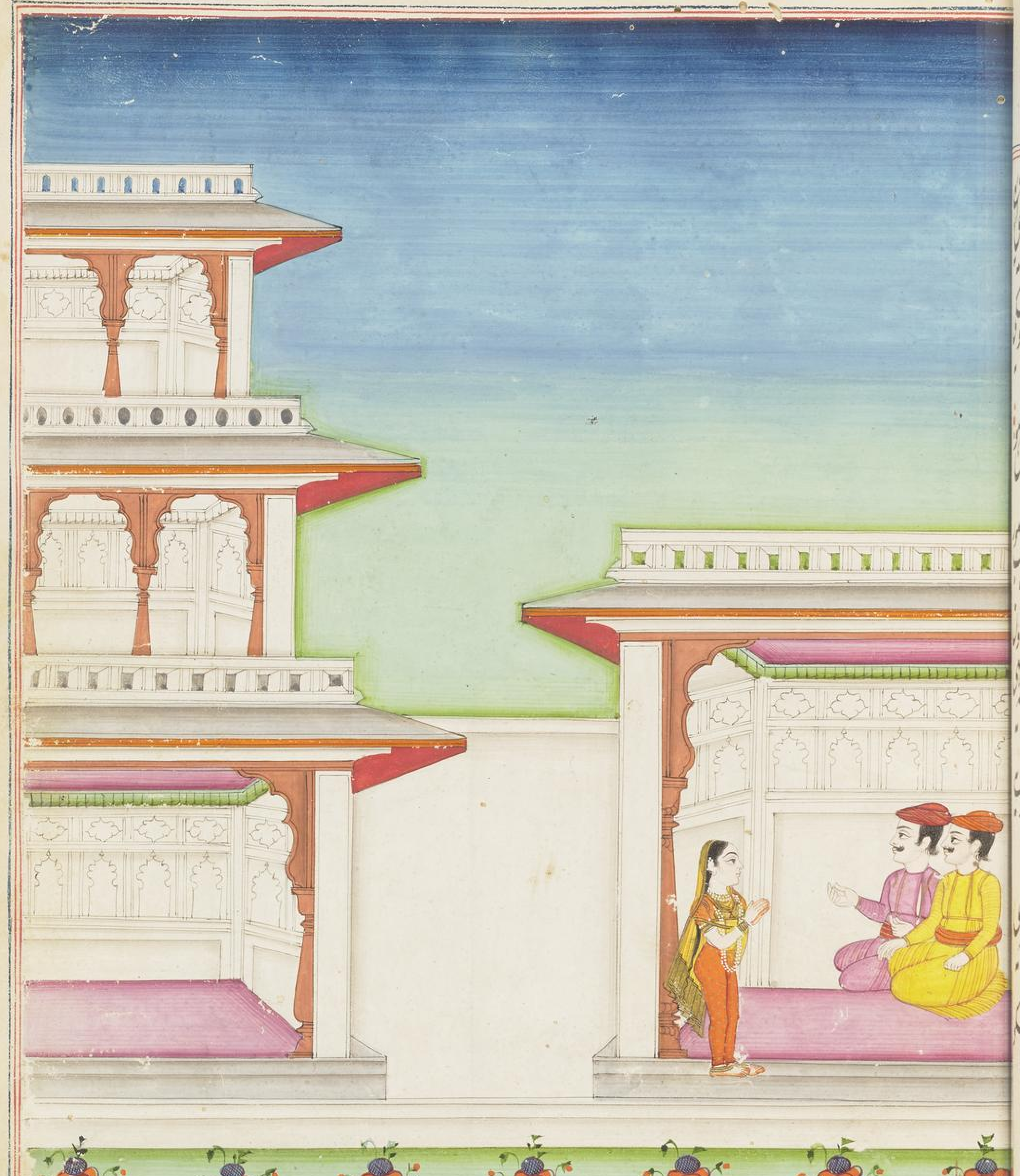

حرمت خانم سرکار کی اتون کی بیتی اوس شتا کی دوگانه تهی لیکا انگت سی

هکر یهه مطلع تبرهی **ابیات** قاضی غریب بیچ مین زلفون کی گت گیا

تها سرمان سیاهی نه اگی سی هت گیا : رخسار کی صفای سی تیری

دو وصاف دل : جبنا قدم تبرهایا تها او تبار یت گیا : ایسا فقیه مین نی

ندیکها اصول مین : وو چهوترا اپنی علم سی تجکو لیت گیا : نالدن یی یک جهان

تو اس حسن و عشق سی : ایا گلی مین اوکی نه کوی اولت گیا : بهها

جان اوسکی منصب علیه پر نظر رکهه کر کام کیجو ایسا نهو که کهین اپنی خدمت سی

معزول هو جاوی یا اوسنی تو تمهین دور سی دیکها که جیسا کوی چاند کو دیکهتا هی

موافق اوس تقصیر کی تعذیر هو تو مناسب هی یا اوسنی بس کهر کهی حصه بقدر حصه

پهل

لیکن اوس ظالم نی مجہی بیٹہی بٹہای آگ لگادی کچہہ تہوڑا سا بدلہ اوسکا ہو
رہیگا **ابیات** بندین کہلی مین پہرتی تہی اپنی بہار مین ؛ تہی بیقرار جان
تیری انتظار مین ؛ مین نی یہہ چاہی بہروی اب ایسی گائی زہرہ
زمین پر آوی اوتر اکبار مین ؛ ولیکن مین کیا کہون کہ شہ لعبت پناہ نی
بنگلہ سی مجکو دیکہہ لیا اپنی پیار مین ؛ ایمیری جان فضل وکرم اب ضرور ہی
مدت سی یہہ غلام ہی قرب جوار مین ؛ سنتی ہی اوس سی مین تو ہکا بکا
ہی ہوگئی ؛ باگ اختیار کی نہ رہی اختیار مین ؛ لاچار ہوکی صحن سی دالان
مین چہپی ؛ تا کچہہ نہ اوی حرف میری اعتبار مین ؛ وہ انقلاب چرخ
نہ سمجہا غرور سی ؛ جانا یونہین رہونگا ہمیشہ بہار مین ؛ غصہ سی مین

پکار کہی جلداب سر کہہ ؞ تو ڈوبا ہی ڈالونگی تجھی جمنا کی دھار مین ؞ نرگس کی
طرح انکھہ اوٹھا دیکھا ہی کیون ؞ رسوا خراب مت ہو اری اس دیار مین ؞
خانم یہہ سنکی کہنی لگی چھوڑ مت بوا ؞ آیا ہی صید تازہ یہہ تیری شکار مین ؞
اوسکو تو اپنی ناز پہ قربان کر کی چھوڑ ؞ کیا فایدہ ملی گا تجھی اشتہار مین ؞
پیچون مین تیری زلف کی یہہ مفت پھس گیا ؞ تقصیر ہو گیی ہی نہ کیہ اسکو
مار مین ؞ رشوت بہت لیا ہی یہہ عالم سی بیحساب ؞ تو اوسکو لوٹ
لیجو اوسی کی بہار مین ؞ ہنس کر کہی جو مرضی سرکار ہو یہی ؞ مفلس بنا کی
دیتی ہون مین اکبار مین ؞ بیکم سی حسن بای کا مجکو خطاب ہی ؞
رہتی ہون صبح شام مین اپنی بہار مین ؞ اس غاخستہ کو دیکھہ تو الفت اسکی

دام

بهلا توتا بولا کر میهمان کو ٭ نظر ایا نه چهل بل اس طرحکا ٭ جو هم نی جهان
مارا ایک جهان کو ٭

القصه دوسري روز قاضي صاحب ني بعد نماز صبح کي اوس بنگله راحت افزا

پر آئي اور تسبيح ليتي هوئي الله حسيب پڑهني لگي اوس عابد فريب ني آئينه

روبرو رکهي هوئي صورت اپني ديکهتي تهي **بيت** ديکهني منه کو جو اپني وه

پيري پيکر لگا : بن گيا آئينه جوگي منه کو خاکستر لگا : اور گلناري جوڑه پهني هوي

اور بنارسي دوپٹه اوڑهي هوي بن بنا کر ساز بجاني لگي اور يهه ريخته گاني لگي

ريخته کو هر انگ اب کيون نه خريدين انکهه لڑ لگا سودا هي : کيون کر

چهوٹين زلف بتان سي گلي پڑ لگا سودا هي : قاضي ني سنتي هي اوس

مطلع کي بجود هو تسبيح توڑا اور ماري عشق محبت کي سر پتهرون سي ٹکراتا

ٹکراتا پهوڑتا اور يهه رباعي بالمشافه پڑها **ع** کهين ديکها نه تجهسي مهربان **کو**

اوس شتابی نی تبسم کرکر ایک ناز و ادا سی میرزا یی سلام کیا اور کن انکهون
سی دیکهه بهالکر اوس مرغ نی پر کا کام تمام کیا اور بات باندهکر اوس ظالم
نی قاضی کی روبرو یهه مطلع پرهی ۔ نه آوی حسن کی کوچه مین کوئی
دل اپنا کهونی کو ؛ کرشمه مستعد هی رات دن عالم دبونی کو ؛ شیخ شریعت پناه
نی لی اختیار روتی روتی اوسکا جواب یهه کهی ۔ بنی تهی دیکهنی کو آنکهه
یا شکهه نیند سونیکو ؛ سو قسمت نی مجهی یهه آنکهه دی کم بخت رونیکو ؛
۔ یونهی دامن سی عاشق کی جو چشم تر لگا ؛ تیر مژگان اوس کف
نازک مین جیون نشتر لگا ؛ اوس عابد فریب نی نهایت ناز و شوخی سی
شرماتی هوئی اور کچهه مسکراتی هوئی پوچهی حضرت میری خیر تو هی چهره مبارک تو

کل کی اعتبار آج بہت افسردہ ہو رہا ہی شریعت پناہ ماری اس خوشی کے
گل سا بہول گئی اور اپنی ساری علم کی فتوہ بہول گئی ہات باندہ عرض کئی کہ
ای جانان میری خیریت اور سرسبزی سب تیری نظر توجہ پر موقوف ہی
ہس کر کہی کہ شریعت پناہ نامحرم کا دیکہنا آنکہونسے روا ہی یا نہین ہی کہو تو فتوہ
قاضی خان مین کیا لکہا ہی قاضی نی ہات باندہ کر عرض کیا کہ اس تیری محرم نے
میرا علم کہو دیا مطلق حوصلہ مجہی محرم اور غیر محرم کا ذہن مین نہین رہا کیا خاک
اس امر کا فتوہ التماس کرون کس طرح یہہ بیمار کو امید
شفا ہو ؛ جب دل ہی بورا ہوی تو کیا خاک بہلا ہو ؛

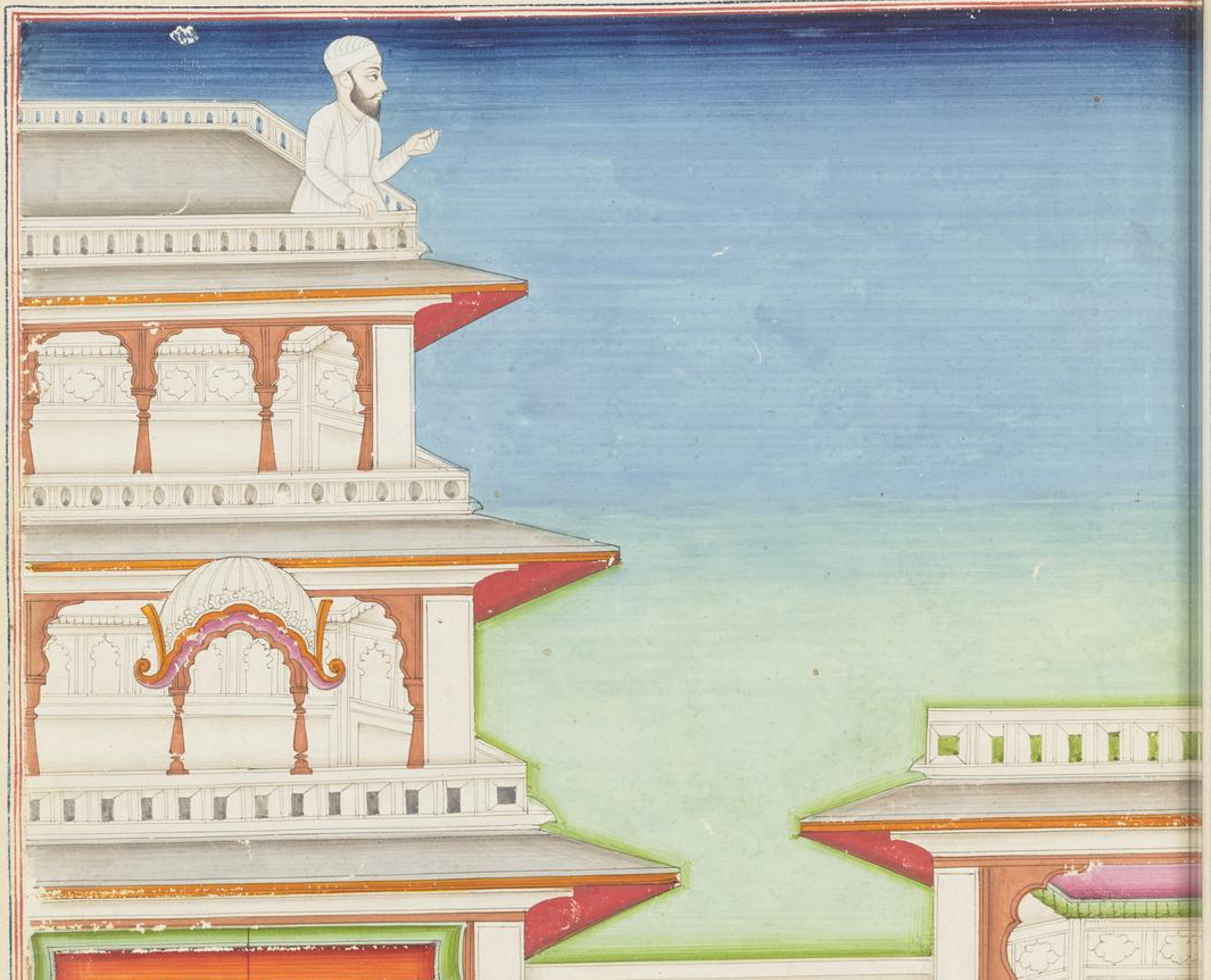

اوسس علامہ نی کچھ ہنسی اور کچھ شرماتی ہوی منہ پھیر کر کہنی لگی کہ لونڈی تو
تابع مرضی مبارک کی ہی کیا واسطہ کہ آپ مرجع شریعت کی ہو اور زینت
عالم عقبی کی اپکی قدمونسی والبتہ ہی یہہ لونڈی اب روبرو کھڑی ہوی ہی
جیسی مرضی تقاضا کری بسر وچشم حاضر ہی خواہ نامہ اعمال اپنا سیاہ کرین
یا سفید اخرت مین تم ہین جواب دیوگی لاکن اندنون مزاج اسس عاصیہ کی
قرضداری سی لا کہہ روپی کی نہایت منتشر اور متفکر ہی انشاء اللہ تعالی بعد
چند ایام کی ادا ہوکی تب بسر وچشم حاضر رہونگی ابتو مقصر ہون معاف رکہو

ابیات نشو نما ہی بند کیا نازو نعم کی سات ⁝ اوقات منقضی ہی مجہی زیر و
بم کی سات ⁝ شدت سی وام داروں کی اب دل تنگ ہی ⁝

دو

تو بیچتی ہوں اپنی کو بیع وسلم کی سات ؛ قاضی خوش ہو یہہ مطلع
تیرہا مطلب رہا نکچہ ہمیں دیر وحرم کی سات ؛ الگاہی دل یہہ
عاصی کا تیری یا قدم کی سات ؛ میں نی تو دیکھتی ہی یا تجہی دل نیاز کی
اب فکر نہ کر کہہ یو میری جان دم کی سات ؛ اوسی وقت قاضی صاحب
نی لڈکہ رونی کی تو تری بنگلہ سی بیچی بہیک دیکر بات باندہ کر پوچہا کہ جانان
میری اب کیا فرماتی ہو سکہی کہ وہ دونوں عاقبت خراب حضور معلی کی
جلسہ میں واسطی گانیکی روپوش ہوی ہیں اب بعد دو پہر رات کی
تشریف لا کر اونکا خوان ناموس فراغت سی جیت کرین اور پوچہیں
احسن عاقبت اپنی اس لونڈی کی سات پاک کرین خواہ جیت ہو

یا بیت تا کچہ نجاست اس دنیا کی باقی نہ رہی مین سو بسر و چشم حاضر ہون

قاضی باغ باغ ہوکر کہا بہوت اچہا بندہ بہی حاضر ہی بموجب ارشاد

کی خدمت مین آتا ہی ے دل مین کہا خوشی کا تیری یا سر پہ تاج ہی

جاینگی سات صبح تلک آج رات ہی ؛ اوسنی کہا تہتول سی ای مفتی

زبان ؛ جو من منگی سو لی جئی تن کی خراج ہی ؛ قاضی کہا یہہ عین

نوازش

نوازش ہی آپ کی ⁂ فی الواقعی تو آپ کو کد احتیاج ہی ⁂

القصه شریعت پناه نی نهایت بیقراری سی اور بکمال اضطرابی سی وه دن
کاتی اور موافق وعده کی نصف شب کو تشریف ارزانی فرمائی
اور سر کرم باتو نمین هوی وه شتّانی کهی که ای شریعت پناه یهه دنیا تو دو روزه
هی سیوای لطف و محبت کی کوئی چیز نهین رهتی هی هم تمین ایسی چیز دیتی
هین که جب تلک جیتی رهوگی همین خواه نیکی سی یا بدی سی یاد کروگی اور
اس حلاوت کا داغ مانند لاله کی تمهاری دل پر رهیگا اور باوصف اس حلاوت کی
جنت تمین ملیگا قاضی کهاین تو بجمیع وجوه گنه گار هون تمهاری دعا کی برکت سی
امید قوی هی که جنت ملی اوس علامه نی هسکر کهی یا تتول سی که تم ایک غواص
دریای اصول و ملاح کشتی منطق کی هو کچه ایسی دلیل کهو که تمامی طلبا تمهین مرحبا

کهین

کہین اور اوس دلیل کو مسلم رکہین اور حلیت جنت کی دخول کی اور دوزخ
کی خروجکی تمہ صادق آوی قاضی کہا مین تمہین حدیث قدسی سناتا ہون
حق سبحانہ تعالی فرمایا ہی کہ حدیث ان اللہ جمیل یحب الجمال یعنی تحقیق اللہ تعالی خوبصورت
ہی اور دوست رکہتا ہی خوب صورتون کتین افضال الہی سی اس دہلی مین
آپ ایسی ہو کہ ادنی سی اعلی تک کسیکا عرضہ نہین ہی کہ سر مو تمہاری
مقابل ہووی پس اس صورت مین خدا دوست رکہتا ہی حقیقت مین تمہارا
دوست خدا کا دوست ہی بفضلہ تم جہان رہو بندہ وہان رہیگا جنت خوالگا
عشاق تکی ہی ہ بندہ بہی اندنو نمین تیرا ہمرکاب ہی ؛ میثاق سی غلام
شہ بوتراب ہی ؛ ہسکر کہی کہ بلنی تیری جرات کیا کچہ ارادہ رکہتا ہی

سن ري قاضي تيري طرف سي مين دليل مستحکم گذران تي هون جب تگ

تو اس دنيا مين اپنا مال خراب نه کر ليگا اور داغ تاسف اپني دل پر نه دهر ليگا

اور تا دم زيست کوچه بکوچه روتا هوا نه پهر ليگا جنت کا سير کهو کيون نه مليگا اسي لئي

تجهي مين ايسا زخم لگاتي هون که جسکا ناسور تا ابد الآباد رهي قاضي کها اب حق

فرماتي هو پر اب يهه باتين رکهو کچه عنايت کرو بنده اميدوار تصدق کا هي الغرض

حکم حضور کي کيا جرات کري او سينه باندان اگي دهر کر يهه مطلع پرهي

اب اسکو نوش کيجي يهه لونڈي کي پان هي : کيا کهاوي کوئي اوسکو

زمرد کي کان هي : يهه محکمه نهين هي جو شاهد گواه هون : معلوم

خوب کيجي يهه نت کهت کي تان هي :

جاي مهر

74

33

جاے تصویر

ایسی بہار مین بیتہی تہی کہ وہ مکارون نی پکارا کہ ای گہر کی رہنی والو دروازہ کہولو
قاضی صاحب نی سنتی ہی اوس اواز کی کانپ اوتہی اور مانند مرغ نیم بسمل کی
زمین پر لوتنی اور کہنی لگی کہ افسوس یہہ افت ناگہانی کہان سی توتی اور یہہ مطلع
فی البدیہہ پڑہی ع قسمت کا ہای دیکہو ستارہ اولت گیا ⁂ برگشتگی سی وقت کی
سب مال ہت گیا ⁂ جد و پدر نی واسطی میری رکہا تہا مال ⁂ مانند ابر ہای ری
افسوس ہت گیا ⁂ اوس دلربا نی ہای کبہی غم نہ کہائی ⁂ الحمد لقد نفس کا
اب تار کت گیا ⁂ اب یاد خدا کی رہو صبح و شام تم مین ⁂ ہمراہ اوسکی نعش گیا
اور کہت گیا ⁂ کامل کسی فقیر کی جا کر فقیر ہو ⁂ موج خیال فاسد
اب تم سی ہت گیا ⁂

مقام تصویر

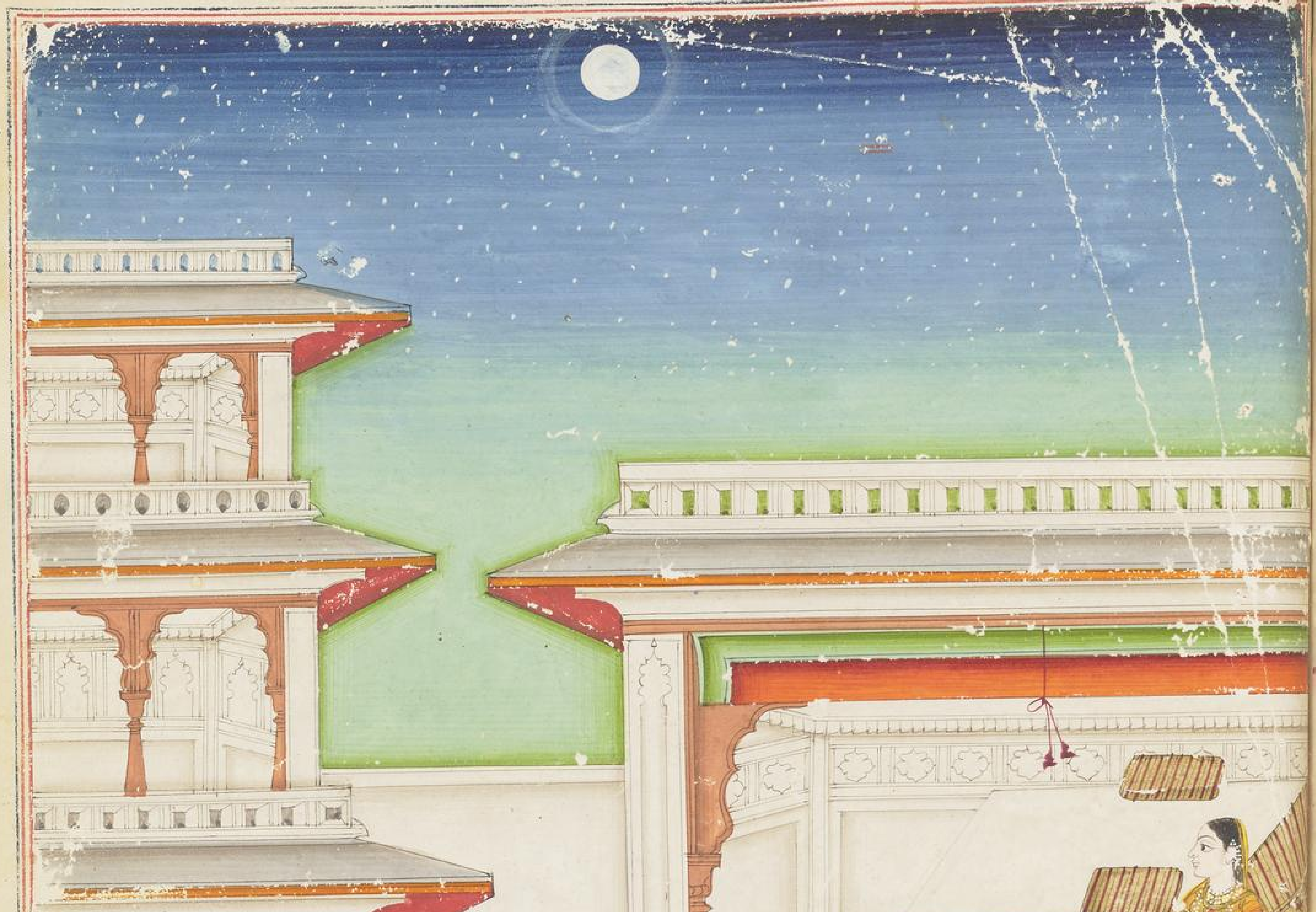

قاضي ني اوسکي قدمون پر سر رکها اور کها که مال تو گيا سو گيا پر يهه عزت

براي خدا رکهو اور ہرگز اون مسخرون کو مجهي نه بتائيو ناحق رسوا ہو کر جان سے

مارا جاونگا اور اپني ہم چشمون کي انکهون سے گر پڑونگا اوسنے کہا کہ کهل گئي

اي شريعت پناه تمين شيطان ني بهٹي تهائي کيا خراب کيا مين کيا کرون خير جو

ہوا سو ہوا اب تم اس صندوق مين سو رہو کہ يهه صندوق افتاده مدت سے صحن

چبوتري پر دهرا ہوا ہي کس واسطي کہ يهه نشان جد امجد کي ہي بادشاه تيمور ني

عنايت کي تهي سو آج تک يهه دهري ہوئي ہي آپ اسمين بفراغت تمام

سو رہين کل اگر خدا چاہي تو صورت رہائي کي خود بخود بن رہيگي سنتے شريعت پناه

ميري بزرگون ني کتابون مين لکها ہي کہ عشق بہادو دنيا مين کافر ناگ کوئي

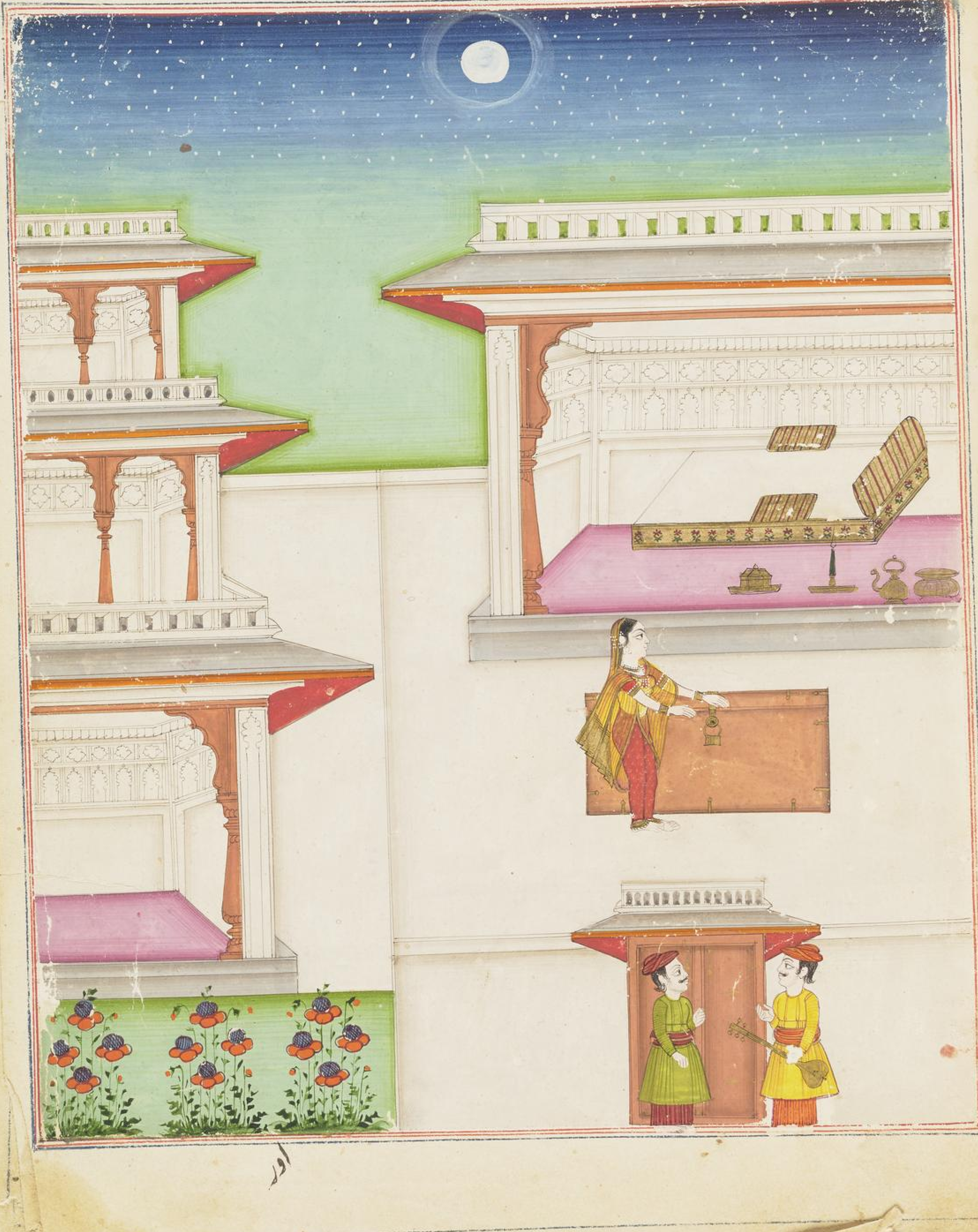

نهین هی اس سی دوستی رکهنا بتری افسون گر ولکا کام هی نه تم سی ملدو لگا

حوصله هی که ویسی ظالم سی سروکار رکهین ابهی تمنی اوسی کیا دیکها هی که ایک سی

بهی هکاریین اوسکی تمنی یاد دیا آئنده تم سی کیا هوگا خیر خرگوش کی طرح

دم ابهی دابی هوئی اس مین سو رهو باتون کا وقت نهین هی

حریفین تمهاری دروازه پر کهری هوئی لکارتی هین قاضی نی غنیمت جانکر اوس صندوقچه مین سو رهنا

اور خدا سیتی یهه دعا مانگتی تهی اور آهسته آهسته روتی تهی اور یهه کهتی تهی

رب میری کافر ابلیس نی مجهی فریب و مکر سی یهان پهنچا دیا اب سیوای تیری

عنایت کی رهائی مشکل هی انت الله تعالی تا دم زیست پهر کبهو ایسی حرکت ناشایسته

مجهسی نهو کی ۞ الله اگلی بار میرا کهیوا پار هو ۞ تقصیر پهر کرون تو مجهی نوک دار هو ۞

اوسکی للک کو دیکهه کی یهه دل لٹک گیا ۞ نوک مژه خنجر سی گسی صاف

پار هو ۞ باشنده کان دهلی اگر مجهکو دیکهه لین ۞ مجنون کی طرح مجهه تو پتهر

کی مار هو ۞ هر ایک طرح سی مجهی صندوق سی نکال ۞ گر دل کسی کی

سات لگاؤن چمار هو ۞ مکه مین جا کی بیٹهه رهونگا تیری قسم ۞ دهلی

مین پهر رهون تو یهه دل بیقرار هو ۞ انکهین وه بیوفا کی اگر آوین مجهکو یاد ۞

دیکہو لگا چشم اہو کو مین اشکبار ہو ꞉ آوی جہان وہ زلف مسلسل مجہی
خیال ꞉ سنبل بچہاون دل جو اگر بیقرار ہو ꞉ آوی نظر مین خال تو اوسود
کو دیکہہ لیون ꞉ کاٹون بزنگ لالہ یہہ دل داغدار ہو ꞉ آوی اگر نماز مین
تصویر اوسکی یاد ꞉ مارون یہہ سر زمین پہ اگر کو ہسار ہو ꞉ لبیک منہ سی
بولکی دو ڈرون بہلا کدہر ꞉ اسن بیقرار جسکو نہ جی سے قرار ہو ꞉ اوس علاوہ نی
بی اختیار ہسکر صندوق کتین مقفل کرکر یہہ مطلع فی البدیہہ کہی ع
شب تو پہر باقی تہی اور صبح سے کچہ آور ہی ꞉ کل کی ہوا اور تہی اجکی
کچہ اور ہی ꞉ ویسے مین للتا اور کپور آ پہونچی مصلحتاً بادشاہ کی شکایت
کرنی لگی کہ افسوس اوس ظالم نی کچہ ہمین تنخواہ نہین دیتا کہان تک قرض لیں

کارروائی

کار روائی کرین اور فقر فاقه مین رهین اتنو ساری قرضدار اور طلبدار جان و
ابرو کی خواهان هین بجز دینی ولدنیکی کوئی بات نهین بنتی هی اون دونو فرزندون
کی والده نی کها که ای لڑکو خاطر جمع رکهو مولد تمهاری جان اور ابرو کا نگهبان هے
پر مین تمین یهه کهتی هون که صندوق مقفل چبوتری پر دهرا هوا هی تمهاری دادا کو
ظل الله حضرت تیمور بادشاه جنت مکان نی انعام دی اور تاکید اکید سے فرمائی هین
که خبردار سوای وقت مشکل کی اسے مت کهولو لفضله آج تک کسو نی بات نهی
نهین لگائی جیون کا تیون دهرا هوا هی اسے چاندنی چوک مین لیجا کر یونهین سر بمهر
سیوای سوالاکهه روپی کی مت بیچو انشاء الله تعالی کل دو چار گهڑی کی عرصه مین
یهه صندوق فروخت هوگا اور تمین فراغت کلی حاصل هوگی قرض اور طلب سے

اداہوکر اور جنت مکان کی نام سے کچہہ خیرات کرو یہہ مکاروں نی سنتی ہی اوسے
یہہ تجویز بہوت پسند کی اور خوش ہوکر تمامین قوال اور طوائف شہر کی جمع ہوکر
ساری رات جلسہ کا ٹہاٹ باندہا

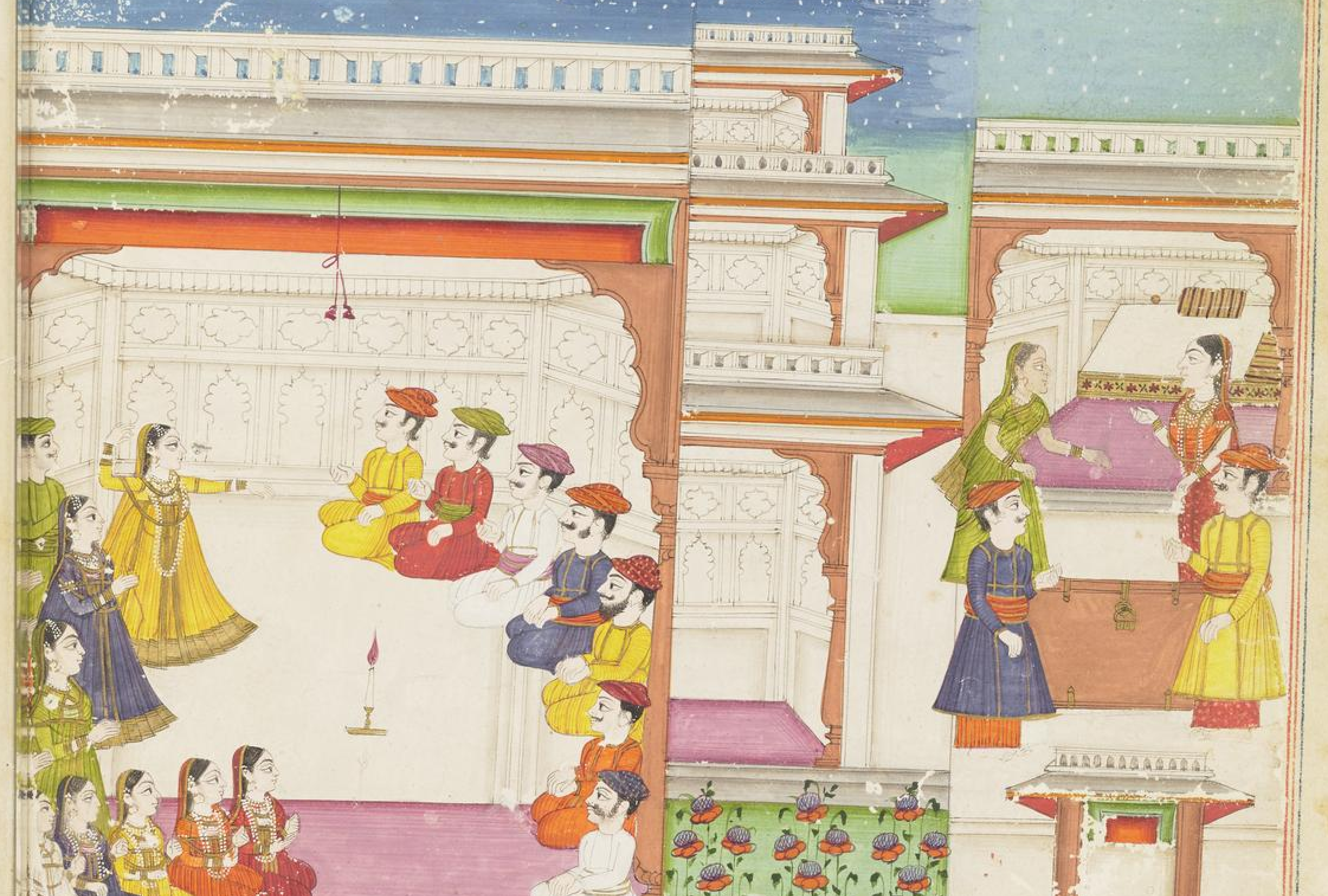

لتکی کو میری دیکهتی ⁘ شکار مین اوسکو تو اپنی کهینچ لاتی هون ⁘ دام مین

ناز و ادا ⁘ بهار مین سالوتا اوسکو خوب نی حیکی ⁘ گیا لگ یهه هی

شمار اپنی کچهه نهی لوت کا ملدن ⁘ کهبو یهه هی دیکها نه لطف کا

طایت ⁘ آج کل هون پهراتی خدا کی طرف اوسکو ⁘ مین

هی قیامت ایک تو کهی اوسنی ⁘ مین بهار و لیل یهه همیشه رهی

اور شهر ⁘ تو منتخب هی هند کی اکثر دیار مین ⁘

اطوار

غرض گاتی بجاتی صبح کیی جب صبح روشن ہوی کیی غلافین مخملی اور مستانی

اور بالکہ زرین شامیانہ بکہیری ہوی اور کوتری بہہ پکارتی ہوی اور مورچل کرتی ہوی

بیچ چاندنی چوک کی الا دہر دی اور یہہ ریختہ گانی لگی **ریختہ** جان سکی ہی

مال کنگا ہی : یہہ بکہترا ہی کوی دلگا ہی : پہر کہاں ولولی جوانی کی

یہہ تقاضا ہی اپنی سنگا ہی : ناصحو تم نہ کچہ کہو دل کی : وی سنج لگی :

مال جنگا ہی : کیون نہ اوس کہربا طرف کہینچی : آدمی ہی تو ایک تنکا ہی

سیم تن کی سوا ملی کب سیم : مال پر یو لگا یا یہہ جنگا ہی :

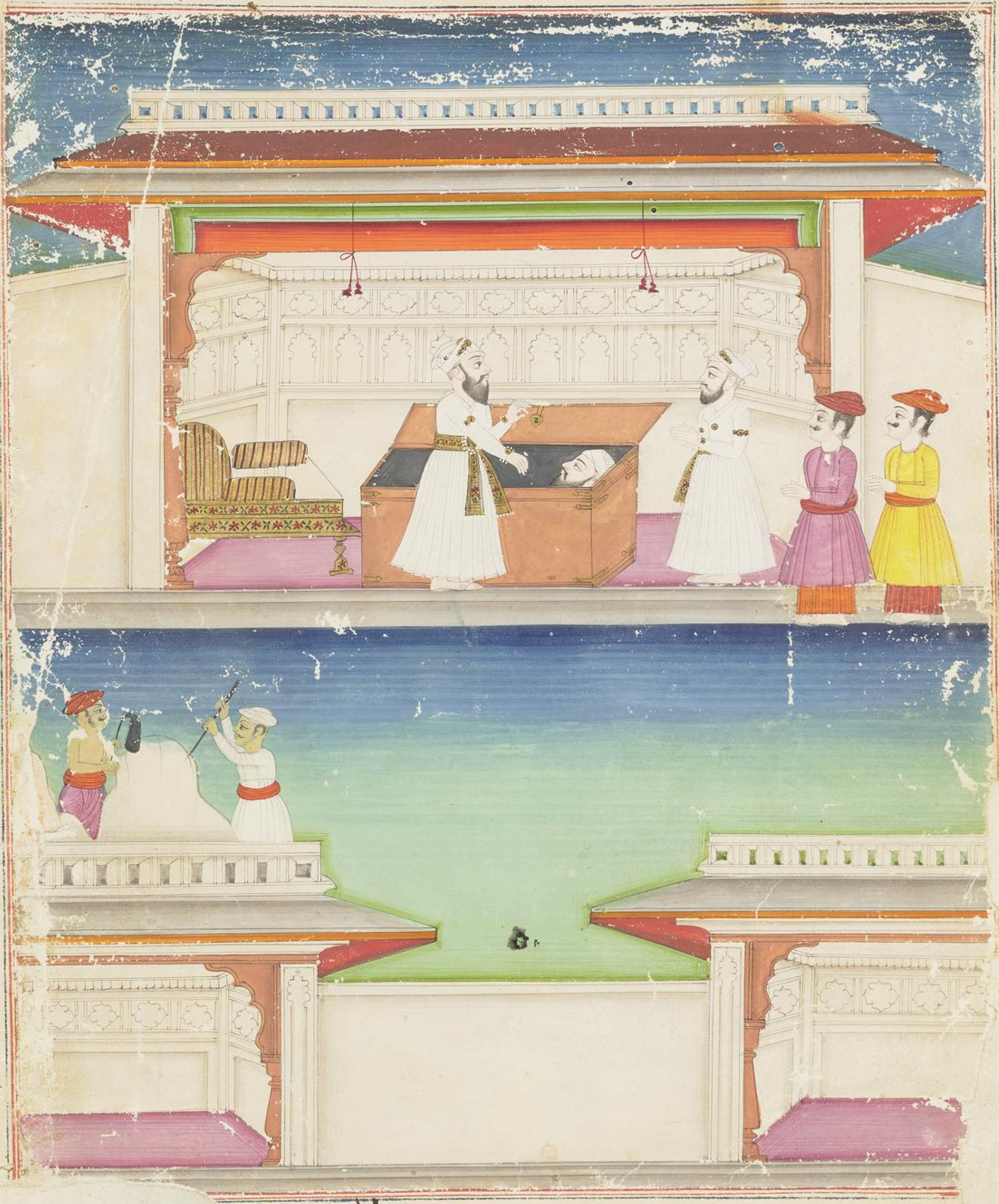

بادشاه یهه سنتی هی بهت متعجب اور شرمنده هوکر سوالاکهه روپی پهر منکوا کر قاضی کی سر سی

تصدق کر کر اونهین تو الونکو دیا اور قاضی سی کها که یهه بهت مجهسی قصور سرزد هوا ابرای

خدا معاف کرو وهان سی شریعت پناه رخصت هوکر لدّو اور کپور سی کهی که مین تمهارا تمام

زیست ممنون و مشکور رهونگا کچهه مجهسی مانگو اپنی خوشی سی مین تمین دیتا هون

اونهون نی عرض کیا که ای قبلهٔ عالم اگر بنگله معلی کی برامد موقوف کرو تو نهایت کرم و

بنده نوازی هی بادشاه کی عنایت سی کچهه ضرور نهین هی اگر یهه حضرت بنگله معلی کی

امدورفت رکهو گی تو البته بی ادبی ان مسخرون سی جناب مقدس مین هو گی

قاضی نی اوسی وقت بنگله توڑ دیا اور توبه تبر کر یهه مطلع کها

ادن مسخروں نی اوسی احتشام سی کاتی بجاتی حضور مین آ پہونچی حکم ہوا کہ اسی
خلوت خاص مین لی جلو دیکہین کہ اسمین حضرت جد مغفرت مآب نی کیا کیا چیزین رکہی
ہین وزیر اعظم کو حکم کیا کہ اسی کہولو

اطراف وجوانب اوس صندوق کی اسقدر تماشائیونکا ہجوم ہوا تہا کہ ہوا وہان سی
اگی تر نہیں سکتی ادمیونکا تو کیا حساب رفتہ رفتہ دو چار گہری کی عرصہ مین غل ہوا
غرض یہہ کیفیت ادنا اور اعلا پر ظاہر ہوئی وزیر اعظم نی یہہ اخبار بالمشافہہ حضور معلی مین
عرض کیا حکم ہوا کہ اون مسخرون کو کہو کہ وہ صندوق ہم لیتی ہین ادہر لی آو قوالون نی
کہلا بہیجا کہ ای پیر مرشد اگر صندوق لینا منظور ہو تو قیمت اوسکی سوا لاکہہ روپئی تقرر
پائی ہی مرحمت فرماوین واللہ قیامت تک یہہ صندوق یہان سی یک بالشت آگی نہ سرکیگا
غلامونکو تو اس صندوق سی ازبس محبت ہی ؛ ہر یک نقطہ مرکزی کہ اوسکو
حرکت ہی ؛ جناب حضرت تیمور نی صندوق یہہ دیا تہی ؛ اگر حضرت اسی لیوین
سعادت ہی سعادت ہی ؛ بادشاہ ہنسکر اوسی وقت سوا لاکہہ روپئی بہیج دیا

وزیر بموجب حکم کی تہوڑا سا صندوق کہولکر دیکہا کیا ہی کہ شریعت پناہ دہشت سی ساون

کی جہڑی انکہون سی برساتی لٹی ہین وہین اوسکو بند کرکر عرض کیا کہ جہان پناہ غلام اسکی

قیمت مضاعف گذرانتا ہی اگر اس خانہ زاد کو عنایت ہو تو عین سرفرازی اور بندہ نوازی

ہی بادشاہ برہم ہوکر فرمایا کہ ای وزیر تیرا یہہ مقدور کہ مجہی قیمت مضاعف دیتا ہی معلوم یہہ ہوتا ہی

کہ شاید سودا کا بخار تیری دماغ کی تئین فاسد کیا ہی جا جلدی یا فدلی واللہ جنون آتی

زیادہ ہوگا بعدہ خود بادشاہ اوس صندوق کتئین دست مبارک سی کہولکر دیکہا تو

کہ شریعت پناہ اوسمین لیتی ہین معلوم کیا کہ شاید کسی امر منہیہ سی مقید اسمین ہوا ہوگا

برہم ہوکر اوسی وزیر سی کہا کہ گردن این قاضی از شمشیر بزن ایسا فاسق لائق اس خدمت

کی ہرگز نہین ہی با مجرد سنتی ہی اس احکام کی جلاد اور کیوں مزاحم ہوکر بادشاہ سی عرض کئی

سبحان الله که ایسے وقوف معلی کی صدقی جاسی که بهید دریافت کیے مقدمه کی یهه حکم فرماتی هو
قبله عالم اگر اس قاضی کی جوتیونکی قربان هووین تو زهی سعادت هی کیا واسطی که ایسے
الله والون کی برکت انفاس سے دنیا قایم هی ظل الله میری چنانچه کل کی روز ایک جماعت
کثیر محتاجونکی آ آ ایسے سایل هوئی انهون نی اپنی کو محض لله اس صندوق مین مقید کر کر
فی سبیل الله سو آپ نی ایسے ذات مقدس کو گمان ناشایسته سے منسوب کر کر یهه حکم
فرماتی هو تعجب هزار تعجب حضرت میری تم الله کی عاشقونکو سمجهتی هو ناقصونکو سمجهوگی واه واه
اس عقل اور انصاف کی قربان هو جایی اگر یهه قاضی کیسے پر لیسے دل لگاتا تو تمهاری
بات کاهی کو آتا اوپر کا اوپر اوتر جاتا حضرت کی فرشتونکو بهی خبر نکرتا قبله میری هوش کا
کام کر والی خدا نکری که مشرق سے مغرب تک بی انصافی سے حضرت مشهور هووین

بادشاه

43

[illegible]

15 [illegible]

مطلع

خوبرویونسے حق پناه رکهی ❊ نکوئی اونکی دلین جاه رکهی ❊ سبزه رنگون کی سات اب الفت ❊ کون کم بخت روسیاه رکهی ❊ لوٹ لین مال گهر و بار هی دین ❊ هو جو احمق سو الیسے راه رکهی ❊ هین شکیله تمام سنگین دل دل مین وه کب کسے کی چاه رکهی ❊ وو هی دانا هی اور فرزانه ❊ جو کی مولد سے اپنی راه رکهی ❊

تمت تمام شد این کتاب نقلیات برای مطالعه راجه صاحب خداوند خدایگان راجه کالکا پرشاد بهادر دام اقباله بخط زشت عبودیت نهاد انندی پرشاد ولد خوب چند منشی بتاریخ هفدهم ماه جمادی الثانی سنه ۱۲۱۵ هجری صورت اتمام یافت

تم تم تم تم تم تم تم تم تم تم
تم تم تم تم تم تم تم
تم تم تم تم تم

۹۹۹۰

مالک کتاب آغا مصطفی علی‌صاحب اگر کسی دیگر دعوی کند باطل گردد

هر ادعا که شود باطل
پیش قاضی و خسروی عادل

£3.10

Lewis O 99